

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۳۵ جلد ۸ | لودیانہ ۲۶- اگست سنہ ۱۸۸۰ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ لخبارات

کابل کے معاملات فی الحال مبہم ہو رہے ہیں= امیر عبدالرحمان خان کو جو پانچ لاکھہ روپیہ انگریزوں نے ابھی دیا تھا اُسکو کھاتا ہی اور کہتا ہی کہ مالبقوت خود زر و سلطنت گیریم= میر بچہ نے باباخوشگر میں جاکر لوگوں سے کہدیا ہی کہ اگر تم انگریزوں کو رسد دوگے تو تمکو قتل کروا دونگا= خبر ہی کہ ایوب خان کی فوج نے چمن و دیگر مقامات کی چھاونیوں کو لوٹ لیا ہی= سنا جاتا ہی کہ غازیوں کا اجتماع پھر میدان میں ہوتا جاتا ہی= ایوب خان نے ایک بڑا قوی گروہ گرداوری کے لئے روانہ کیا ہی= جو فوج افغانستان میں ہندوستان سے گئی تھی اب اُسکے دو حصّہ ہو گئے ہیں ایک حصّہ واپس آئیگا اور دوسرا قندھار کو روانہ ہو گیا ہی— چمن سے قندھار تک جسقدر تھانجات انگریزی قایم ہو گئے تھے وہ سب ایوب خان نے ہٹا دئے ہیں= روم کی فوج پچاسی ہزار ہی اور یونان کی فوج پچاس ہزار مگر یونان جنگ کو تیار ہی= جنرل رابرٹس صاحب نے ارادہ کر لیا ہی کہ ایوب خان کو ہرات تک بھگاؤنگا= محمد اسلم خان کو ایوب خان نے لکھا ہی کہ قلات غلزئی کے قریب رسد جمع رکھو اور مشہور کردو کہ ایوب خان آتا ہی= لالہ اندرمن صاحب مرادابادی پر دو کتابوں کی تصنیف کے عیوض یعنی حملہ ہند و صمصام ہند پانسو روپیہ جرمانہ ہوا= قندھار کی شکست پر حضور قیصر ہند نے سخت افسوس ظاہر کیا ہی= آیرلنڈ مین بھی مفسدے کا خوف بڑھتا جاتا ہی= قحط سالی کے باعث روس نے حکم دیا ہی کہ کوئی سوداگر روس سے گندم باہر نہ بھیجے = لارڈ لٹن صاحب سابق گورنر جنرل ہند لنڈن میں داخل ہو گئے= قلعہ قندھار کے آس پاس کے عمارتیں گرائے جاتے ہیں= الوجان مقام کوکران میں آگیا ہی- یہہ مقام قندھار سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہی= کابل کی تار بند ہو گئی ہی= عبدالرحمانخان کے تمام دشمن سردار کابل کو چھوڑ بھاگ نکلے= کہتے ہین کہ غازیوں نے عبدالرحمان خاں کو سمجھا دیا تھا کہ جبتک انگریز کابل کو خالی نکریں تم اندر مت جانا= بلجیم کے دو سیاح افریقہ میں مارے گئے = روم و یونان کا فساد یورپ کی تمام طاقتوں کو گھسیٹ رہا ہی= برلن کا ایک مشہور کتب خانہ جل کر راکھہ ہو گیا ہی= پنجاب کے کسی ضلع میں ۱۵ اگست سے بارش نہیں ہوئی= ناگاکے فساد کی بابت ابھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ بند ہو گیا ہی= خبر اُڑ رہی ہی کہ ایوب خاں مارا گیا ہی= ایران اپنی فوج کو بڑھاتا جاتا ہی- جاپان والے کہتے ہیں کہ ضرور روس کو وسط ایشیا میں ترقی کرنی چاہئے= سنا جاتا ہی کہ قحط کشمیر دفع ہوتا جاتا ہی- جہلم کی کمسریٹ کے سپرد بہت زیادہ کام ہو گیا ہی= سرکار لاہور سے ایک اشتہار طبع ہوا ہی کہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی یکم ستمبر سے مینی تال میں مقدمات ششن کی تحقیقات کرے گی=

نورافشاں

— صاحب اخبار سول اینڈ ملیٹری گزٹ تحریر فرماتے ہیں کہ صاحب پریس کمشنر کے ایک پیغام تار برقی سے معلوم ہوا کہ ایوب خان قندھار کا باقاعدہ محاصرہ کر رہا ہی ؛

ہمارے لئے یہہ بڑی خوشی کی بات ہی کیونکہ اِس کارروائی میں خوامخواہ ایوب خان کو زیادہ وقت لگانا پڑیگا اور امید ہی کہ اُسوقت تک جنرل فیر صاحب اور جنرل رابرٹس صاحب بر سر موقع پہنچ جاوینگے پھر تو ایوب خان کے کان کھل جائینگے کہ بہادری سے دانائی زیادہ مفید مطلب اور کار آمد ہی اور اغلب ہی کہ وہ ہرات کی طرف جانے کو پسند کریگا اور اگر اُسنے بھاگنے کا بندوبست کیا تو اسبات کا دریافت کرنا نہایت مفید اور ضروری معلوم ہوتا ہی کہ کہانتک جنرل رابرٹس صاحب اُس کا تعاقب کرینگے +

— ایک کارسپانڈنٹ صاحب نے اخبار سول ملٹری گزٹ کو لکھا ہی کہ یعقوب خان کے کل قبایل معہ اُن کی والدہ کے ۶ ماہ حال کو زیر نگرانی نواب خان لاہوری ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے ہیں۔ سردار ولی محمد خان بھی ۸ ماہ حال کو پشاور کی طرف رخصت ہو گیا ہی۔ اُسکے قبایل وغیرہ پہلے ہی سے روانہ ہو چکے تھے۔ یہہ سنا گیا ہی کہ سردار موصوف جلال آباد پر انگریزی فوج سے جا ملیگا۔ سردار محمد ہاشم خان اور سردار عبداللہ جان معہ چند ہزار سپاہیوں کی فوج کے اِس غرض سے قندھار کی جانب روانہ ہوئے ہیں کہ ایوب خان کی امداد کیجاوے۔ جنرل محمد جان غزنی میں رہا ہی کہ شیر علیخان کی منکوحہ کی نگہبانی کرے۔ اور امیر عبدالرحمن خان کی مزاحمت میں حتی الوسع کوشش وسعی کرے +

صاحب اخبار موصوف تحریر کرتے ہیں کہ خبر مندرجہ بالا کا پچھلا حصہ تو نہایت خوفناک ہی۔ محمد ہاشم خان اور عبداللہ جان نے اگر ایوب خان کی طرفداری کی تو وہ ازبس زور آور ہو جائیگا۔ ماسوا اِسکے اگر اِن سرداروں نے کچھہ قومی آدمی غزنی میں اپنے جانب مائل پائے تو یہہ لوگ جنرل رابرٹس صاحب کو بیشک غزنی میں روک لینگے اور اگر یہہ محصور ہو بیٹھے تو بھی جنرل ممدوح کو نہایت مشکل ہوگا کہ اُنکو اپنے پیچھے چھوڑکر آگے بڑھے پس ایوب خان کو کافی وقت ملجائیگا کہ وہ ہماری سپاہ محصورہ قندھار پر بافراغت تمام حملہ کرے۔ ہماری سپاہ کو کمک نہ پہونچیگی اور ایوبخان کی فوج بہت بڑھ جاویگی اگر وہ خبر جو سنیٹ پٹرزبرگ سے درباب اتفاق وسازش عبدالرحمان و ایوبخان آئی ہی راست اور صادق ہی تو ہماری چال بازی شروع سے بالکل غلط اور اُلٹی ہی اور ظہور جنگ بیشک ہمارے لئے بڑے نقصان کا باعث ہوگا اگرچہ ہم قندھار کو مسخر اور مفتوح کرلیں کیونکہ روس کی سازش عبدالرحمن خان اور ایوب خان کے درمیان ہو جانا بڑا نتیجہ پیدا کریگا +

— ہم بافسوس لکھتے ہیں کہ جناب ماسٹر رام چندر صاحب سابق ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پٹیالہ بمقام دہلی فوت ہو گئے۔ صاحب موصوف ہندوستان میں اپنا نظیر علم ریاضی میں نہیں رکھتے تھے۔ چونکہ آپ عیسائی تھے لہذا دہلی کے گرجا گھر میں دفنائے گئے۔ سنا ہی کہ جنازہ بڑے دھوم دھام سے اُٹھایا گیا تھا۔ اُنکا مفصل تذکرہ کسیوقت پیش کیا جائیگا +

اخبار عام میں لکھا ہی کہ اندور میں مذہبی کتابیں تقسیم کرنے کے جرم میں مہاراجہ ہلکر نے ایک عیسائی کو ساڑھے ۶ ماہ کی قید کی سزا دی ہی۔

یہہ خبر ہمکو سچ معلوم نہیں ہوتی ہی اور اگر سچ ہو تو مہاراجہ صاحب نے بہت بُرا کام کیا ہی کیونکہ جس حالت میں گورنمنٹ انگریزی نے ہر ایک مذہب کو آزاد کیا ہوا ہی تو مہاراجہ ہلکر صاحب نے کیوں ایسا کام کیا ہی امر مندرجہ بالا ابھی تحقیق طلب ہی بعد تحقیقات کے اسبارے میں پھر کچھہ لکھا جائیگا +

آجکل بڑا بھاری معاملہ حکام انگریزی مقیم افغانستان کے سامنے یہہ ہی کہ وکیل انگریزی کابل میں رکھنے کے واسطے کسکو مقرر کیا جاوے اِس عہدے کے واسطے ۴ اشخاص استحقاق رکھتے ہیں۔ سردار ابراہیم خان اسسٹنٹ پولیٹیکل افیسر۔ نواب سر غلام حسن خان۔ محمد افضل پسر وزیر نظام الدولہ خان۔ راجہ جہانداد خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر پشاور +

دیکھا چاہئے کہ یہہ عہدہ کسکے ہاتھہ آتا ہی۔ ہماری دانست میں جو صاحب زیادہ تجربہ کار اور مستحق ہوں اُنکو وکیل کابل مقرر کیا جاوے +

— پچھلے دنوں جو خبر جنگ روس و چین کی بابت ہندوستان کے اکثر اخبارات میں بڑے زور شور کے ساتھہ مشتہر ہوئی تھی اب اُن خبروں کو صاحب ایڈیٹر اسٹیٹسمین غلط ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ افسوس ہندوستان میں بعض خبریں جو بالکل غلط ہوتی ہیں بڑی شہرت کے ساتھہ مشتہر ہو جاتی ہیں۔ ہمکو بھی افسوس ہی +

بقیہ ۔ انیسان ۹ اپریل اتوار کے روز

مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا

اُسکا مقرری نقشہ ہی اور وہ نقشہ انسانی ہی اُس بدنکو پولوس نے دامسق کے راہ میں دیکھا یوحنا نے پتمس کے جزیرہ میں اور استیفان نے سنگسار ہونیکے وقت تو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ بدن خون اور گوشت کا نہیں ہی کیونکہ رسول صاف فرماتا ہی کہ خون اور گوشت خدا کی بادشاہت کا وارث نہیں ہوسکتا نہ فنا بقا کا وارث ہوسکتا ہی ضرور ہی کہ یہہ فانی بقا کو پہنے اور یہہ مرنیوالا ہمیشہ کی زندگی کو پہنے پیشتر اس سے کہ خدا کی بادشاہت میں جاوے (پہلے قرنتیوں ۱۵ ۔ ۵۰ سے ۵۳) ہمارا جلال والا جسم ہر ایک جسمانی حاجت کمزوری اور خواہشوں سے بری ہوگا خداوند فرماتا ہی قیامت میں لوگ نہ بیاہ کرتے نہ بیاہے جاتے بلکہ آسمان پر خدا کے فرشتوں کی مانند ہیں (متی ۲۲ ۔ ۳۰) یہہ موافقت فرشتوں کے ساتھ جسم میں نہیں ہوگی بلکہ بقا میں اور اپنی ہمجنس کے بڑھانے کی ضرورت نہ رکھنے میں یہہ بیان ایماندار ونکے جلالی جسم کا ہی اور چونکہ لکھا گیا ہی کہ یہہ جسم مسیح کے جلالی جسم کے نمونہ پر ہی ہم یقین کرتے ہیں کہ مسیح کا وہ بدن جو اب آسمان پر ہی وہی بدن ہی جو وہ دنیا میں رکھتا تھا ساتھ سارے دنیاوی بدن کی ضروری صفتوں کے صرف اُسکی خاصیتیں اسقدر بدلی ہوئی ہیں کہ اب وہ جلال والا غیر فانی اور روحانی بدن ہی مسیح کا مُردوں سے جی اُٹھنا ایک نہایت ضروری امر انجیل کا ہی کل عیسائی دین کی بنیاد اسی پر ہی پولوس کہتا ہی کہ اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی عبث ہی اور تمہارا ایمان بھی عبث ہی سو اسلئے کل انجیل کے واقعات میں سے اسکا ثبوت سب سے مقدم ہی اور غور طلب ÷

دوسرا سال مسیح کی خدمتگذاری کا

یہہ سال شروع ہوتا ہی اُس عید کے ساتھ جسکا ذکر یوحنا کے (۵ باب ۱) میں ہی گمان غالب یہی ہی کہ یہہ عید عید فسح ہی تھی اس عید کے وقت اپنے دستور کے موافق خداوند یروشلم کو گیا اور شہر میں بھیڑ دروازہ سے داخل ہوا اُس دروازہ کے متصل ہیکل کے مشرقی شمالی گوشہ میں ایک حوض تھا جو عبرانی میں بیت حسدا (گھر رحم کا) کہلاتا تھا اُسکے پانچ اسارے تھے جنمیں ناتوانوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور پژمردوں کی ایک بڑی جماعت تھی جو کہ پانی کے ہلنے کی منتظر تھی کیونکہ بعض اوقات ایک فرشتہ اُس حوض میں اُتر کر پانی کو ہلاتا تھا اور پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اسمیں اُترتا کیسی ہی بیماری میں مبتلا ہو اُس سے صحت پاتا وہاں ایک شخص تھا جو ۳۸ سال سے ناتوانی میں گرفتار تھا مسیح نے اسکو چنگا کیا اور کہا اُٹھ اور اپنا کھٹولا اُٹھا کر چلا جا وہ دن جسمیں یہہ معجزہ ہوا سبت کا دن تھا یہودی لوگ جو مسیح کی ترقی سے حسد کرتے تھے اُس آدمی کو دھمکانے لگے یہہ کہکر کہ آج سبت کا روز ہی کسی قسم کا کام آج کرنا جائز نہیں (یرمیاہ ۱۷ ۔ ۲۱) اس لئے تجھے مناسب نہ تھا کہ کھٹولا لیجاوے اُسنے اُنہیں جواب دیا کہ جسنے مجھے چنگا کیا اُسنے حکم دیا کہ اپنا کھٹولا اُٹھا لیجا جب اُنکو معلوم ہوا کہ یہہ حکم یسوع نے دیا تب یسوع کو ستانے لگے اور اُسکے قتل کی گھات میں رہے مسیح نے اُنکے جواب اور اپنی بریت میں الٰہی ذات کا دعوی کرکے یہہ فرمایا کہ میرا باپ اب تک کام کیا کرتا ہی اور میں بھی کام کیا کرتا ہوں سبت کی بابت پھر ایک اور دفعہ مباحثہ ہوا جب یسوع کے شاگرد کھیتوں کے درمیان گذرتے ہوئے بھوک کے سبب بالیں توڑ توڑ کھانے لگے (متی ۱۲ ۔ ۱) بعض علمانے اس مباحثہ کو تیسرے سال کی سرگذشتوں میں شمار کیا لیکن میری سمجھ میں اسکا موقع دوسرے ہی سال میں ہی اس مباحثہ میں خداوند نے ظاہر کیا کہ ضرورت کے وقت رسمی شریعت یہودیوں کے بزرگوں نے ٹال دی اور اسلئے ٹال دینے میں بیگناہ ٹہرے میں بھی تمہارے دینی استادوں میں سے ہوں اور اختیار رکھتا ہوں کہ ویسا ہی کروں علاوہ بریں ابن آدم سبت کا بھی خداوند ہی اور اسکو اختیار ہی کہ سبت کے قاعدہ کو ترمیم کرے اور پرانے احکام کی جگہ ایک زیادہ آزادی اور محبت کے حکم کو قایم کرے وہ قاعدہ جو مسیح نے سبت کی بابت سکھلایا یہہ ہی کہ سبت آدمیوں کے لئے بنا نہ آدمی سبت کے لئے سبت کا حکم انسان کے واسطے محبت سے بنایا گیا تھا کہ اُسکو محنت سے آرام ملے اور خدا کی بندگی کے لئے فرصت رہے ایک اور سبت کے دن خداوند عبادتخانہ میں داخل ہوا وہاں ایک شخص کو پایا جسکا ہاتھ شل ہوگیا تھا شاید یہہ کوئی مفلس آدمی تھا مشقت سے اپنی روٹی کماکر کھاتا خداوند نے چاہا کہ اُسکو چنگا کرے لیکن معلوم کیا کہ فریسی لوگ اس گھات میں لگے ہیں کہ اگر سبت کے روز چنگا کرے تو اُسکو ملزم کریں

باقی آیندہ

منقولات

واقعی اب قدردانی چاہیے

یہہ خیال افواج گورنمنٹ کا ہی نہیں ہے بلکہ تمام رعایائے ہندوستان انتظار کی آنکھوں سے دیکھہ رہی ہے کہ جس بہادر فوج نے افغانستان میں طرح طرح کے کار نمایاں کئے ہیں اور ایک کثیر تعداد ایام اُسنے ایک ایسے ملک میں جہاں کے انسانوں کو وحشی کہنا بیجا نہیں دکھہ سکھہ کی حالت میں کاٹے اور کامیابی کے ساتھہ ہندوستان کو واپس آرہی ہے اور کچھہ فوج قندھار کے خرخشہ کو مٹا کر آجاویگی اُسکی ترقی گورنمنٹ انگریزی کہانتک کریگی اور اِس موقع پر دستِ بخشش کس انداز سے اونچا ہوگا اگرچہ بڑے بڑے افسر تو تمغہ جات وغیرہ سے کامیابی حاصل کر رہے ہیں اور آئندہ کرینگے لیکن انتظار تو اسبات کا ہے کہ چھوٹے بڑے کل سپاہیوں کے ساتھہ کس قسم کا سلوک کیا جاویگا کہ وہ اپنی سوچ عمری میں جانیں کہ جنگ کابل میں ہم نے اِس قسم کی محنتیں کی تھیں اور اُسکا صلہ گورنمنٹ نے ہم کو یہہ عطا فرمایا تھا جو ہماری بہادر فوج اپنے سفیر کے خون کا بدلا لینے - کابل میں امن قایم کرنے - گورنمنٹ انگریزی کی عزت کو بڑھانے - افغانیوں کو طریقۂ مالگذاری سکھانے کے لئے گئی تھی اور اب وہ خوشی خوشی واپس آرہی ہے ہم اُسکو ایسا عمدہ صلہ گورنمنٹ سے عطا ہوتے دیکھیں کہ جس طرح ہم اُس کے واپسی کی خوشی کر رہے ہیں اِسطرح اُس صلہ کو بھی دیکھہ کر بشاش ہوں اِس دو برس میں جو کچھہ ہماری فوج ظفر موج نے عرق ریزیاں کیں ہیں وہ قدر کے لایق ہیں اور گورنمنٹ انگریزی بہت جلد اُس کی قدردانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے -

ہمارے ایک معزز نامہ نگار لکھتے ہیں کہ بہادر فوج کو فقط تمغہ جات وغیرہ ہی سے خوش نکیا جاوے بلکہ اُنکو جاگیریں اور وسیع قطعات زمینوں کے ملیں کہ وہ اور اُنکی نسلیں بتسلسل پشتوں تک گورنمنٹ انگریزی کو دعا کے ساتھہ یاد رکھیں -

اِس معاملہ میں ہم زیادہ کچھہ نہیں لکھہ سکتے کیونکہ فوجی بہادروں کے بارے میں گورنمنٹ انگریزی کی جو بخششیں مقرر ہیں وہ شخصی سلطنتوں کے اکثر برخلاف ہیں اکبر شاہ جہاں کے زمانہ میں جاگیروں وغیرہ کی کامل طور پر رسم تھی لیکن شایستہ انگریزی گورنمنٹ کے عہد میں اس امر میں بہت بڑی تبدیلی واقع ہوئی ہے اگرچہ ہم یہہ نہیں کہتے کہ عطایاتِ جاگیر کی رسم ہی جاتی رہی ہے مگر یہہ ضرور ہے کہ جہانتک ممکن ہوتا ہے گورنمنٹ انگریزی زمین کے دینے سے حتی المقدور پرہیز کرتی ہے جو واقعی سلطنت کے واسطے ایک حکیمانہ قاعدہ ہے اور گاہے گاہے وہ اِس قسم کی بخشش کو بھی روا رکھتی ہے لیکن اُسکا ظہور ہمیشہ نہیں ہوا کرتا مگر ہم اِس موقع پر غالب ہے کہ اِس قسم کی بخششوں کو بھی سرگرمی کی ساتھہ دیکھینگے دیگر عام فوج کے واسطے جو بخشش خیال کیجاتی ہے تو یہی ہوسکتی ہے کہ اُن کی تنخواہوں میں افزونی کیجاوے اور گمان کیا جاتا ہے کہ اِس میں کبھی تامل نہوگا - کاش ہمارے ملک کی رلیں درہ خیبر کے وار پار سیٹی بجاتی ہوئی آج ہمکو نظر آتیں تو ہم ضرور یہہ رای دیتے کہ درہ خیبر کے پرے جو ملک اب گورنمنٹ انگریزی اپنے قبضہ میں رکھیگی اُسکا ایک بڑا حصہ عطیات میں صرف کیا جاوے اور اُس میں سے بہادروں کو جاگیریں ملیں -

اب ہم جنرل رابرٹس و لیپل گرفن صاحب بہادر - وغیرہ وغیرہ سربرآوردہ افسران کی عرقریزیون جانکاہیوں کیطرف توجہ کرتے ہیں اور ہمارا دل یہہ کہے بغیر نہیں رہتا کہ جنرل رابرٹس اور مسٹر گرفن صاحب کے ہاتھہ میں گورنمنٹ نے وہ نازک کام دیا تھا جسکا نتیجہ فقط ہندوستان ہی دیکھنے کا منتظر نہ تھا بلکہ تمام یورپ کی نگاہیں لڑرہی تھیں کہ دیکھئے یہہ افسران اس اُلجھیڑے کو کس لیاقت کے ساتھہ سلجھائیں ان بہادروں روشن خیالوں نے جو کچھہ عمدہ کارروائیاں کی ہیں وہ مسرت کے ساتھہ دیکھنے کے قابل ہیں اور افغانستان کے معاملات کو جو کچھہ اُنہوں نے حسب منشا گورنمنٹ سلجھایا اُس میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جنرل رابرٹس فقط فوجی جلال ہی افغانستان کو نہیں دکھاتے رہے بلکہ اُنہوں نے ملکی معاملات بھی وہ اپنے ذمہ لئے تھے کہ جو کام ایک بہت بڑے مدبر لارڈ کے تھے وہ عرصہ سے افغانستان کے ملکوں میں قیام پذیر ہیں جنکا کوئی وقت بشاشت اِس قسم کا نہیں گذرا کہ جیسا ہندوستان میں ایک ایسے جنرل کا جو کسی ڈیوٹی پر نہو اور آرام سے بسر کرتا ہو گورنمنٹ نے بیشک اُنکے واسطے کوئی ایسا جلیل القدر عہدہ تجویز کرلیا ہوگا جسکے وہ مستحق ہوں تاکہ فوج جانے کہ محنت کا ثمرہ ایسا سرسبز ہوتا ہے **مسٹر لیپل گرفن صاحب** بہادر کو جو گورنمنٹ نے افغانستان میں بھیجا تھا بہت بڑی حکمت عملی کو برتا تھا ایسے روشن خیال عالی دماغ کی افغانستان میں ایسی ہی ضرورت تھی جیسی کہ طعام میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اُنکے لطیف خیالوں اور حکمت عملیوں نے افغانستان کی مہم کو بخیر و خوبی انجام کو پہنچایا ہے اور اُنہوں نے وہ نازک کام انجام دیئے ہیں جنکو ہم دیسی لاینحل کہہ سکتے ہیں افغانستان کے معاملات کچھہ ایسے پیچیدہ ہوگئے تھے کہ ہر ایک شخص اُنکو دیکھہ کر کہتا تھا کہ وہاں کوئی سردار

ایسا ہاتھ نہ لگیگا جو گورنمنٹ انگریزی کی انگھوٹھی کا نگینہ ہو جاوے اور اپنا ہو یہہ مسٹر لیپل گرفن کا ہی دم تھا کہ اُس نے ایک آدمی ایسا پیدا کیا جو واقعی جوہری ہو اور اُسکو مسافت بعید سے اِسطرح جلد بلا لیا گیا جس طرح اُڑتے ہوئے کنکوے کو پتنگ باز شمال سے مغرب کی طرف موڑ کر لے آیا کرتے ہیں اُنہوں نے اُس سُبکی کو رو کدیا جو اُس حالت میں شاید ہوتی جب ہم بغیر امیر مقرر ہوئے اپنی فوج کو لے آتے۔ مسٹر لیپل گرفن صاحب بہادر نے اپنے آپ کو ثابت کر دیا کہ جیسے وہ بے بدل اولوالعزم نادر منشی ہیں ایسے ہی ملکی معاملات کو سلجھانیوالے اور لاینحل عقدونکو کھولنیوالے ہیں ہمارا ملک پنجاب اب اچھی طرح جانیگا کہ ہماری پریسیڈنسی میں ایک صاحب ممدوح ہو اولوالعزم ہیں جو کابل کی مہمات سر کرنے کے واسطے گئے تھے اور اب کامیابی کے ساتھ آرہے ہیں اغلب ہو کہ ہماری گورنمنٹ انگریزی اُنکی عمدہ کارگذاریوں کے صلہ میں ایسا جلیل القدر عہدہ عطا فرمادیگی کہ جس سے اُنکی قدر دانی مناسب ہو اور یہہ تو صریح ظاہر ہو کہ ایسے روشن خیال عالی دماغ الوالعزم جنٹلمین کا حضور ویسرای گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی کونسل میں رہنا واجبات سے ہو اگر وزیر اعظم مسٹر گلاڈسٹون صاحب بہادر صاحب ممدوح کو حضور والیسرائے بہادر گورنر جنرل کا سکرٹری اعظم بھی مقرر فرماوینگے (حالانکہ اُن کی یہہ بہت تھوڑی ترقی ہو) تو نہ فقط اُنکے واسطے بہتر ہوگا بلکہ ہمارے ویسرائے کو ایک ایسا عمدہ سیکرٹری ہاتھ لگیگا کہ جس سے بہتر ہم اسوقت ہندوستان میں کسیکو نہیں بتا سکتے۔ علی ہذالقیاس اسیطرح باقی اور جنرلوں وغیرہ کی ترقی کرنا گورنمنٹ کا فرض ہو +

از انجمن پنجاب

مراسلات

قرآن کی عدم ضرورت نمبر ۶

اخبار منشور محمدی نمبر ۲۳ جلد ۹ پر نظر ثانی

اخبار منشور محمدی مطبوعہ ۵ ار شعبان ۱۳۰۱ھ ہجری نمبر ۲۳ جلد ۹ میں حافظ عبدالرحیم صاحب نے بندہ کی تحریر مندرجہ نور افشاں جلد ۵ نمبر ۲۴ پر اپنی دانست میں خدا سے محبت رکھنے اور انسان کی باہمی محبت کی نسبت چند نسخے لکھے ہیں۔ آپ کی اِبتدا ایکو اس سے طرح دیکے اصل مطلب کی طرف رجوع کرنا انسب ہو۔ ہمارے نزدیک اُن نسخوں کی رو سے بھی قرآن کی عدم ضرورت میں مطلق کسر نہیں آتی اور آپ نے پادری صاحب کی خاطر خدا کی محبت (خدا سے محبت رکھنے) کی نسبت کئی ایک نسخے لکھے ہیں بندہ نہایت مشکور ہو مگر افسوس ہو کہ نسخے مجرب نہیں +

قولہ۔ پہلا نسخہ۔ قولہ تعالیٰ قل اِن کنتم تحبّون الله فاتبعوني يحببكم الله۔ کہدے ای نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ خدا تم کو دوست رکھیگا۔ واضح رہے کہ خدا سے محبت رکھنا کسی اِنقیادی امر سے مقید نہ ہونا چاہئے۔ خدا سے محبت رکھنا سرشتًا بدون لحاظ کسی رسولی ہیٔیا کے اِنسان پر واجب ہو۔ کیا اگر محمد صاحب کی تابعداری نہ کی جاوے تو خدا سے محبت نہیں رکھہ سکتے۔ یہہ کیا بات ہو۔ پس یہہ مشروط محبت جمیل کے مقابل میں قاصر ہو جو تصریحًا فرماتی ہو کہ خداوند کو جو تیرا خدا ہو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر۔ پہلا اور بڑا حکم یہی ہو (متی ۲۲-۳۷ و ۳۸) +

پھر یاد رہے کہ جو نتیجہ حافظ صاحب اِس آیت قرآنی سے پیش کرتے ہیں وہ ہمارے مدّعا سے خارج ہو۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ اگر پادری صاحب بھی چاہیں کہ خدا مجھہ کو دوست رکھے تو ہمارے پیغمبر اِسلام کی تابعداری کریں +

ہماری غرض یہہ نہ تھی کہ خدا اِنسان سے محبت رکھے یا نہ رکھے مگر یہہ کہ اِنسان خدا سے محبت رکھے پس آپکا نتیجہ غیر ہو اور پھر چونکہ خداوند مسیح محمد صاحب سے بدرجہ کامل افضل ہو لہٰذا پیغمبر اِسلام کی تابعداری عدم ضرورت میں داخل ہو پس دیکھئے آپ کے پہلے ہی نسخہ کی ہر جز غیر مجرب ہو +

قولہ۔ دوسرا نسخہ۔ فيه رجال يحبّون ان يتطهّروا والله يحبّ المتطهّرين۔ اُس برآمدے میں وہ لوگ رہتے ہیں جو پاک رہنے کو دوست رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنیوالوں کو دوست رکھتا ہو۔ پادری صاحب کو بھی مناسب ہو کہ آبدست و غسل جنابت وغیرہ کرکے پاک و صاف رہا کریں ورنہ خدا کی دوستی سے محروم رہینگے آپکے اس حوالہ سے تو کچھہ اَور ہی حاصل ہو نہ وہ بات جسکے آپ ساعی ہیں۔ اوّل اِس میں یہہ مُصرح نہیں کہ اِنسان خدا سے محبت رکھے مگر یہہ کہ خدا ایسیوں تیسوں کو دوست رکھتا ہو۔ دوم یہہ کہ وہ پاکیزگی جسکا خدا دوست ہو آبدست و غسل

جنابت ہی۔ صاحب من ایسی پاکیزگی پر تو آپ جانتے ہونگے کہ ہنود محمد صاحب سے بڑھکر زور دیتے ہیں اور ملکوں میں بھی یہہ دستور پاک ہونے کا تھا۔ تو اِس حالت میں وے لوگ قرآن کی عدم ضرورت کے مضبوط مدعی ہو سکتے ہیں۔ مگر یہہ جسمانی پاکیزگی ہی خدا دلی طہارت کو دوست رکھتا ہی۔ کہاں بیبل کا یہہ فرمان عمیم کہ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑھ سکتا ہی اور اُسکے مکان مقدس پر کون کھڑا رہ سکتا ہی۔ وہی جسکے ہاتھ صاف ہیں اور جسکا دل پاک ہی (زبور ۲۴-۳ و ۴)۔ پاکیزگی کی پیروی کرو جسکے بغیر خداوند کو کوئی نہ دیکھیگا (متی ۵-۸۔ عبرانیوں ۱۲-۱۴) اور کہاں قرآن کا فرمان آبدست اور غسل جنابت جسے موجب حب یزدانی ٹھہرایا ہی۔ ارے صاحب طہارت دلی اور جسمانی میں اِمتیاز کرکے اِنصاف سے کہئے کہ اِس تذکرہ کی رو سے بھی (اِلّا جو ہماری بحث سے خارج ہی) بیبل قرآن کو فضول ٹھہراتی ہی یا نہیں مگر اِس بات کا خیال رکھنا کہ آپکا دوسرا نسخہ بھی ہمارے مطلب سے بعید اور غیر مجرب ہی +

قولہ۔ تیسرا نسخہ یہہ ہی کہ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحاً۔ توبہ کرو طرف اللہ کی پوری توبہ کرو ان اللہ یحب التوابین۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہی +

حافظ صاحب آپکا یہہ حوالہ بھی ہمارے نزدیک بے معنی ہی کیونکہ ہمارے مدعا کو تو آپ نے نظر سے غایب کر رکھا ہی۔ اور لکھتے ہو کہ توبہ کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی حالانکہ پیش نظر یہہ بات تھی کہ اِنسان عموماً اور تایب خصوصاً اللہ تعالیٰ سے محبت رکھیں اگر اِس بات کا خیال رکھتے تو ہمارے ساتھہ اِس قول میں متفق ہوتے کہ قرآن میں خدا سے محبت رکھنے کا حکم ایسی تاکید اور تفصیل کے ساتھہ موجود نہیں جیسا بیبل میں پایا جاتا ہی اور اِسلئے اُسکے مقابل میں قرآن قاصر ہی۔ بایں موجب آپ کا یہہ نسخہ بھی مجرب نہ ٹھہرا۔ آپ نے تثلیث پرستوں کی خاطر تین نسخے لکھے ہیں۔ مگر تثلیث پرست اِسبات کے عادی ہیں کہ اِس قسم کے نسخوں کو خوب طرح تحقیق کر لیا کرتے ہیں اور پیچ کو اختیار کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ اب آپ پر بھی اُنکا یہہ وتیرہ ظاہر ہو گیا ہی اِسلئے آیندہ لکھتے وقت یہہ نہ سمجھہ لینا چاہیے کہ کچھہ لکھنے سے غرض ہی خواہ مطلب سے بعید ہی ہو + باقی آیندہ

اخبارات تاربرقی

سفید سنگ۔ ۱۱ر اگست کی تار مخبر ہی کہ جنرل ہلس صاحب معہ براگیڈ نمبر ا کل پزوان سے یہاں پہونچینگے +

جنرل سٹیوارٹ صاحب کی جلال آباد کی طرف روانگی کی تاریخ ابھی پختہ طور پر مقرر نہیں ہوئی۔ مسٹر لیپل گرفن صاحب بہادر کی روانگی بالفعل معطل کی گئی ہی ذخایر کمسریٹ وغیرہ یہاں اور جلال آباد میں بکثرت ہیں لیکن کافی سامان باربرداری میسر نہیں۔ آب و ہوا ہر گونہ عمدہ ہی رات کو سردی پڑتی ہی صحت فوج عمدہ ہی۔ تھوڑے عرصہ سے جنرل رابرٹس صاحب کی فوج کی کچھہ خبر نہیں ہی۔ کابل کے خطوط سے معلوم ہوتا ہی کہ وہاں بالکل امن ہی +

قسطنطنیہ۔ ۱۵ر اگست کی تار خبر مبین ہی کہ وزارت روم نے اپنے صوبجات مانٹی نگرو سے الحاق کرنے کے واسطے اور مُہلت چاہی ہی +

کوئیٹہ۔ بمبئی گزٹ کے نامہ نگار نے ۱۲ر اگست کو خبر بدیں مضمون بھیجی ہی کہ قلات غلزئی سے ایک قاصد یہاں پہونچا وہ بیان کرتا ہی کہ وہاں کی فوج کو ۲۵ جولائی تک کسی جگہہ سے کسی قسم کی خبر نہیں پہونچی۔ جنرل بروز صاحب کے صدمہ سے بھی یہہ لوگ بیخبر ہیں وہ بفکر جنگوئی حال کے پرساں ہوئے پیغام سے منکشف ہوتا ہی کہ اگر کسی طرح کی کوئی غلطی عاید ہوئی تو قرب و جوار کی اقوام بیشک سر اُٹھائینگی۔ فوج کو سامان رسد خاطر خواہ پہونچ رہا ہی۔ جواب میں ایک خط اُن کو لکھا گیا ہی جسکی تاریخ ۸ر ماہ حال تھی +

بمبئی۔ ۱۷ر اگست کی خبر سے ہویدا ہی کہ تیرھویں نیٹو انفنٹری آج وہاں اندور سے پہونچ جاویگی اور چنسورہ جہاز پر سوار ہو کر جسکو کراچی کی فوج کے پہونچ جانے کی سند ملی ہی روانہ ہوگی +

قسطنطنیہ۔ ۱۴ر اگست کی تار کی خبر مظہر ہی کہ وزارت روم کو اِس قدر مذبذب ہی کہ بجائے عابدین پاشا وزیر جنگ کے اُسنے رضا بیگ گورنر قسطنطنیہ کو بہ کمک لشکر جرار سکتری جانیکا حکم دیا ہی اور کہا ہی کہ اگر ڈول سنگو خود بخود مطیع نہو تو کارٹی کے عہد و پیمان پر عمل کرنیکی کوشش کرے +

سفید سنگ۔ ۱۸ر اگست ۱۸۸۰ع۔ جنرل ہلز صاحب اور براگیڈ نمبر ا آج یہاں پہونچے اور کل براگیڈ نمبر ۲ جنرل ہیوز کے ماتحت جلال آباد کو روانہ ہوگا اور وہاں ۲۱ر ماہ حال کو پہونچ جاویگا

بمبئی ۱۷-اگست-آج شام کو بڑے بڑے ذی عزت لوگ بمبئی ٹون حال میں جمع ہوئے-سرجے فرگوسن صاحب گورنر بمبئی اُس کمیٹی کے پریسیڈنٹ تھے یہہ سب صاحبان اِس غرض سے جمع ہوئے تھے کہ جنگ افغانستان کے مصیبت زدہ لوگوں کی بہبودی کے لئے ایک فنڈ مقرر کریں-صاحب گورنر بہادر نے اِس بات پر بہت افسوس ظاہر کیا کہ مجھہ کو قبل ازیں بمبئی کے باشندگان سے ملنے کا موقع عام مجلس میں نہیں ملا اور یہہ بھی کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ آپ لوگ ایسے نیک امر کے واسطے جمع ہوئے ہیں صاحب ممدوح نے انگریزی اور دیسی فوج کی مدد طلب کرنے کے دعوی کو بڑی راستی سے تصدیق کیا چونکہ وہ جنگ میں ناقابل ہوئے ہیں اور کہا کہ مجھہ کو اُمید ہی کہ سب صاحبان ایک خاطرخواہ چندہ دینگے اِس چندہ اور بخشش کے جمع کرنے کے واسطے ایک کمیٹی مقرر ہوئی اور ۴۵ ہزار روپے اُس کمیٹی میں جمع ہوئے اُن میں سے دس ہزار روپیہ بھونگر کے ٹھاکر صاحب اور ۵ ہزار روپیہ میسرز ہرفرجی منیدٹ کمپنی نے دیا +

شملہ-۱۸اگست-قندھار سے کویٹہ میں یہہ خبر آئی ہی کہ ایوب خان کی فوج نے تین ڈویزن ہوکر تین اطراف شہر کے گھیر لئے ہیں آخری براگیڈ پزوان سے گنڈمک پر پہونچ گیا ہی اور دیگارڈ پر ایک گولی تک نہیں چلی +

شملہ-۱۹اگست-۱۱تاریخ کو جو قندھار سے خبر آئی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ شہر کے جنوب کیطرف دروازہ شکارپور پر ایک حملہ ہونے کی افواہ ہی شہر کے تین اطراف گانو سے صبح و شام فیر ہوتے ہیں سپاہ کی جگہہ تقریبا پوری ہوگئی ہیں اور دیوار کے باہر کیطرف زمین صاف کی گئی ہی-آجتکی تاریخ تک خفیف سے نقصان ہوئے ہیں-ڈاکٹر ٹریفورڈ صاحب فیلرز خفیف سے مجروح ہوئے-پرائیوٹ آرٹن صاحب فیلرز مارے گئے اور اَور دو آدمی فیلرز خفیف سے مجروح ہوئے-جمعدار موتلا سنگہ متعلق نٹیو انفنٹری نمبر ۳۱ مارا گیا اور دیسی ہمراہی مجروح ہوئے-تمام مجروح اور بیمار اچھے ہوئے ہیں آجتک قلعہ کی سپاہ کی طاقت کافی ہی یعنے ۱۲۴۳ یورپین اور ۳۳۸۶ دیسی سپاہی ہیں اور بیمار یورپین ۱۵۷ اور بیمار دیسی ۲۲۵ ہیں-

۱۸ تاریخ کو نوجی چوکی مقیم کاج امادن سے کویٹہ سے جو خبر آئی ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ ۴۸ مُردہ لاشیں خندق کے باہر طرف پائی گئیں +

شملہ-۲۰اگست-قطع ۱۹اگست-کاچنددان سے خبر آئی ہی کہ پٹھانوں کی اقوام شاہ جہان کے ماتحت گرد ونواح کی پہاڑیوں پر ابہی تک جمع ہورہی ہیں-کرنل روم صاحب کو حکم ہوا ہی کہ دو پہاڑی توپوں کے ساتھہ اسد خان علاقہ پشین سے کوچ کرکے اِن کو منتشر کردے +

کپتان لیوکس صاحب متعلق رسالہ سندہ نے بذریعہ تاربرقی خبر دی ہی-برجی پٹھان درہ گاجاکی جو قندہاری سمت پر جو سپین تنگی کی اِسطرف ہی جمع ہورہے ہیں +

جرنل ہیوجز گف صاحب کا برگیڈ معہ ہیڈکوارٹر کے آج قلعہ بٹی میں پہونچا-اور بالکل خیریت ہی +

برلن-۱۹-اگست-پروشیہ میں دو ہفتہ تک ایسی کثرت کے ساتھہ بارش ہوئی ہی کہ فصلیں تباہ ہوگئی ہیں +

جہاز موسومہ اورلٹبرن جو ڈنڈی سے بمبئی کو جارہا تھا بالکل جل گیا +

لنڈن-۱۹-اگست-مسٹر گلیڈسٹون صاحب اٹلی یا میڈیریا کو جانیوالے ہیں +

قسطنطنیہ-۱۸-اگست-وزیر صیغہ پولیس اپنے تعصب کے سبب موقوف کیا گیا +

بمبئی-۲۰-اگست-کرنل ہنڈرسن صاحب جو رجمنٹ ۲۴ پیادگان دیسی کی کمان پر تھے جنرل فیر صاحب کے بجائے مقرر ہوئے +

شملہ-۱۸اگست-جو خبر قطع میں قندہار سے آئی اس سے معلوم ہوا کہ ایوب خان کی فوج نے تین ڈویزن ہوکر شہر کے تین جانب قبضہ کیا-اخیر برگیڈ پزون سے گنڈمک میں داخل ہوئی اُسکے پچھلی گارد پر ایک گولی بھی نہیں چلی +

قطع-۱۸-اگست-جو خبر قندھار سے ۱۲ تاریخ کی آئی اُس سے معلوم ہوا کہ ایوب خان نے اپنی فوج کی تقسیم تین دویزن میں کی ہی اس فوج میں قندھاری کابلی ہراتی ہیں انہوں نے تین جانب شہر کے مورچے بنائے ہیں لیکن ابھی کوئی حملہ نہیں ہوا البتہ چند گولے چلائے ہیں جن سے خفیف نقصان ہوا ہی +

یہہ بھی خبر ہی کہ شہراوک کی طرف ایوب خان نے دو توپیں بھیجی ہیں کہ وہاں کے لوگوں کو آمادہ فساد کریں +

تہانہ کج اندان کے حملہ آوروں کے سرگروہوں کے یہہ نام ہیں-شاہجہان-سیف اللہ خان جو مقام ذہب سے آئے ہیں-اور فیض محمد خان جو پانی زئی کے لگڑ ہیں-جب کپتان شادرز پر حملہ ہوا تھا تو یہی اِشتعالک دینیوالے تھے +

حکم اشتہار عدالت تحصیل لودیانہ

بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ دام اقبالہ

برجھو دیال پسر الشیر داس سود سکنہ لودیانہ ڈگریدار بنام لکھا و نہال قابضان جایداد مسمات چند متوفیہ ساکن موضع دہولہ مدیون +

مطالبہ ۱۱۵ روپیہ

ازانجا کہ واسطے ایصال زر ڈگری ڈگریدار نیلام آراضی مسمات چند متوفیہ بیوہ دلیل لاولد متوفی واقعہ موضع مہربان پرگنہ ساہنےوال تحصیل لودیانہ نصف حقیت منجملہ کھاتہ ۲۹ بیگہ ۹ بسوہ مع حق حقوق متعلقہ آراضی کا تجویز ہوا ہے اس لئے یہہ اشتہار واسطے حاضری خریداران جاری ہوتا ہے کہ آراضی ۱۴ بیگہ ۱۴ بسوہ ۱۰ بسوانسی حقیت مدیونہ مع جملہ حق حقوق بتاریخ ۸ اکتوبر ۱۸۹۳ء روز جمعہ مطابق اسوج سدی یکم سمت ۱۹۵۰ وقت ۱۰ بجے دن کے بمقام تحصیل لودیانہ نیلام ہوگی جس کسیکو بولی دینا و خریدنا منظور ہو بتاریخ مذکور حاضر ہوکر بولی دیوے المرقوم ۲۱ اگست ۱۸۹۳ء +

یہہ نیلام واسطے دریافت اصلی قیمت آراضی کے ہے +

نمبر	زمین	قسم	نمبر گوشہ	زمین	قسم
۲۷	دو بیگہ	نیائی سیلابی	منجملہ ۹۳	۱۲ بسوہ	نیائی سیلابی
۳۹	۱۰ بیگہ ۱۹ بسوہ	ایضاً	۹۶	بیگہ ۲ بسوہ	ایضاً
۶۱	۱۲ بیگہ ۹ بسوہ	ایضاً	۹۷	بیگہان ۲ بسوہ	ایضاً
۶۳	بیگہ ۱ بسوہ	ایضاً	۱۰۱	بیگہ ۱۲ بسوہ	ایضاً
۸۵	بیگہ ۵ بسوہ	ایضاً	۱۷۹	۱۰ بیگہ ۱ بسوہ	
				بیگہ ۶ بسوہ	روسلی بارانی
			۲۱۴	بیگہ ۲ بسوہ	ایضاً
			منجملہ ۲۲۳	۱۹ بسوہ	ایضاً

نمبر ۱۰ بیگہ ۸ بسوہ

مہر عدالت تحصیل		دستخط نایب تحصیلدار لودیانہ

حکم اشتہار عدالت تحصیل لودیانہ

بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ دام اقبالہ

برجھومل ولد الشیر داس سود ساکن لودیانہ ڈگریدار بنام جھنڈا نمبردار پسر سیدا اوان ساکن گگہ پرگنہ ساہنےوال تحصیل لودیانہ مدیون +

مطالبہ ۱۱۲ روپیہ

ازانجا کہ واسطے بسبیل زر ڈگری ڈگریدار نیلام کیا جانا اراضی مرقومہ ذیل واقع موضع گگہ کا جو بقید یکصد روپیہ میں پاس ڈگریدار رہن بالقبض ہے پر ضروری ہے لہذا یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ اراضی مرہونہ مدیون مذکور کی بتاریخ ۸ اکتوبر ۱۸۹۳ء روز جمعہ مطابق اسوج سدی یکم سمت ۱۹۵۰ وقت ۱۰ بجے صبح کے بمقام تحصیل لودیانہ نیلام ہوگی جس کسیکو بولی دینا منظور ہو حاضر ہوکر بولی دیوے - یہہ نیلام واسطے دریافت اصلی قیمت اراضی کے ہے +

کل اراضی مع نمبر و قسم و نام کھیت جسمیں سے بتا ہے			تعداد آراضی مرہونہ و مقبوضہ ڈگریدار جو نیلام
نمبر ۵۳۸	قدیم معروف باغ والہ	۱۰ بسوہ ۱۰ بسوانسی	
بیگہ ۱ بسوہ			
نمبر ۶۲۳	روسلی جدید یکسالہ معروف گیلا نجر	بیگہ ۱۹ بسوہ	
۷ بیگہ ۵ بسوہ			
نمبر ۸۱	روسلی معروف ریتا ٹبی	بیگہ ۳ بسوہ	۱۰ بسوانسی
بیگہان ۲ بسوہ			
میزان کل	۱۶ بیگہ ۳ بسوہ	۳ بیگہ ۱۰ بسوہ	مرہونہ جو نیلام ہوگی

المرقوم ۲۱ اگست ۱۸۹۳ء

مہر عدالت تحصیل		دستخط نایب تحصیلدار لودیانہ